روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 4-82 نمبر 212 | جمعہ 23 جمادی الاول 1418ھ 26 تبوک 1376ہش 26 ستمبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ پر بھروسہ کرنے والا سخت مصائب میں بھی مطمئن رہتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا۔ نہایت کار اس مصیبت کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تقدیر مبرم ہے تو موت آجاوے۔ لیکن اس سے کیا ہوا؟ دنیا کوئی ایسی جگہ تو ہے ہی نہیں جہاں کوئی ہمیشہ رہے۔ آخر ایک دن اور وقت سب پر آتا ہے کہ اس دنیا کو چھوڑنا پڑے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 392)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے، تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں، بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی، اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 277)

تربیت کے تقاضے پورے کرنا بہت اہم ذمہ داری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ایک طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری (دعوت الی اللہ کی) کوششوں کو پھل لگنے کی ہوا ایسی شان کے ساتھ چل پڑی ہے کہ کوششوں کا کہنا تو یونہی تکلف ہے۔ پھل ویسے ہی تیار ہوئے بیٹھے ہیں۔ اب تو درخت ہلا کر پھل اکٹھے کرنے والی بات رہ گئی ہے۔

اور دوسری طرف تربیت کے تقاضے پورا کرنے کی جو ذمہ داری بڑھ رہی ہے میں سمجھتا ہوں ابھی ہم اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ پس بہت ہی اہم بات ہے کہ جو پھل اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے اسے سنبھالیں جو بھی احمدی ہوتا ہے امیر کا کام ہے کہ جائزہ لے کہ وہ کسی کے سپرد ہوا بھی ہے کہ نہیں۔ کوئی احمدی اس سے مستقل تعلق رکھ بھی رہا ہے کہ نہیں۔ کوئی نظر ڈال بھی رہا ہے کہ نہیں کہ احمدی ہونے کے بعد کہیں کھسکنا تو نہیں شروع ہو گیا۔ یعنی غیروں کے اثر اور ان کے دباؤ کے نیچے یا معاشرے کی دوسری کشش کے نتیجے میں اس نے آہستہ واپسی کا سفر تو نہیں کر لیا۔ یہ ہو جایا کرتا ہے۔ مگر آپ کو اس ضمن میں ہوشیار ہونا پڑے گا اگر نگرانی رکھیں اور ہوشیار رہیں۔ ہر نئے احمدی پر نظر ہو۔ پتہ ہو کہ کوئی پیار کرنے والا کوئی محبت کرنے والا، کوئی اچھی نصیحت کرنے والا، کوئی نیک اعمال والا شخص یا خاندان ان کی نگرانی کر رہا ہے ان کو جذب کر رہا ہے تو پھر اطمینان ہو گا کہ ہاں یہ کام صحیح خطوط پر چل پڑا ہے۔ لیکن جس کثرت سے خدا کے فضل سے احمدی ہو رہے ہیں اسی کثرت سے جو تربیت کے تقاضے ہیں میں سمجھتا ہوں اس میں ابھی کمی ہے۔ اس لئے ساری دنیا کی جماعتوں کو میں اچھی طرح یاد دلاتا ہوں اور آئندہ پھر بھی یاد دلاتا رہوں گا کہ پہلے ان کو سنبھالیں اور ان کو سنبھالنے کی ایک ترکیب ہے کہ ان کو (داعی الی اللہ) بنا دیں۔ جس طرح آپ جب دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں تو آپ کا نفس آپ کو نصیحت کرتا ہے۔ اسی طرح جو نیا ایمان لانے والا ہے جب وہ دوسرے ساتھیوں کو ایمان کا پیغام پہنچاتا ہے تو وہی پیغام اس کے اندر بھی مل رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کو پہلے سے بڑھ کر تقویت دے رہا ہوتا ہے۔ جب غیر اس کے مقابل پر دلائل لاتا ہے تو وہ خود ڈھونڈتا ہے کہ جو مذہب میں نے اختیار کر لیا ہے اس کی تائید میں دلائل کیا ہیں اور اس طرح اس کا نفس اس کی تربیت شروع کر دیتا ہے۔

بارہا میں نے آپ کو توجہ دلائی ہے کہ باہر کا مربی بھی اچھا ہے لیکن جب نفس کے اندر کے مربی پیدا ہو جائے تو اس کی کوئی مثال نہیں۔ پس ہر نفس میں مذکر بھی ہونا چاہئے اور مزکی بھی ہونا چاہئے نصیحت کرنے والا بھی ہونا چاہئے اور پاک کرنے والا بھی۔

(از خطبہ 17۔ ستمبر 1993ء)

> خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کے کلام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ: 25۔ ستمبر 1997ء محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ بیگم محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کو آج دن کے گیارہ بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

موصوفہ کا جنازہ 24۔ ستمبر کی شب کراچی سے فیصل آباد پہنچا۔ محترم سیفی صاحب اور ان کے تین صاحبزادے مکرم ظفر اقبال سیفی صاحب مکرم محمد اقبال سیفی صاحب مکرم انور اقبال سیفی اور داماد مکرم سلیمان طاہر صاحب معہ اہلیہ صاحبہ جنازے کے ساتھ آئے چوتھے صاحبزادے مکرم اظہر اقبال سیفی صاحب یوگنڈا میں خدمات دین بجا لا رہے ہیں دفتر الفضل ربوہ کے ارکین محترم آغا سیف اللہ صاحب مینجر و پبلشر الفضل کی قیادت میں فیصل آباد ائرپورٹ پر موجود تھے۔ مکرم قاضی منیر احمد پرنٹر الفضل بھی اس قافلہ میں شامل تھے۔ یہاں سے جنازہ کو پورے احترام کے ساتھ فضل عمر ہسپتال کی ایمبولینس میں ربوہ لایا گیا۔ رات گیارہ بجے جنازہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کی رہائش گاہ واقع دارالرحمت وسطی پہنچا۔ جہاں جملہ عزیزان اور اہل محلہ موجود تھے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے بعد جنازہ دارالضیافت لے جایا گیا جہاں کے احسن انتظامات کے تحت ایرکنڈیشنڈ کمرہ میں میت کو رکھا گیا۔

صبح ہوتے ہی بڑی تعداد میں خواتین محترمہ بیگم سیفی صاحبہ کے آخری دیدار کے لئے آتی رہیں۔ اسی طرح مرد حضرات کی بڑی تعداد بھی محترم سیفی صاحب سے تعزیت کے لئے دارالضیافت آتی رہی۔ پونے دس بجے جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ لے جایا گیا جہاں دس بجے دن محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے خود ہی جنازہ پڑھایا اور اس طرح ساٹھ سال تک جاری رہنے والی اس رفاقت کے اختتام پر اپنی شریک حیات کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے دعا کی۔ جملہ احباب ربوہ کی بہت بڑی تعداد میں جنازہ میں شامل تھی۔ ایک دن قبل ربوہ کے محلوں میں محترم صدر صاحب عمومی کی وساطت سے اعلان کروا دیا گیا تھا۔ اسی طرح دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور دیگر دفاتر میں بھی اعلان کروا دیا گیا تھا۔ بعد ازاں بوجہ موصیہ ہونے کے جنازہ

باقی صفحہ 8 پر

> ہمیشہ ڈرتے رہو اور خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26 تبوک 1376 ھش 26 ستمبر 1997ء

احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس کلام الٰہی

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے پروگرام ہر احمدی کے لئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہیں۔ اس میں مختلف قوموں کے افراد سے ملاقات' بچوں سے ملاقات' لقاء مع العرب' ہومیو پیتھی کلاس اور اردو کلاس وغیرہ سبھی پروگرام ایسے ہیں جو روحانیت کی لذت سے معمور ہوتے ہیں۔ لیکن ایک پروگرام ایسا ہے جو خطبہ کی طرح ہر احمدی مرد و زن کے لئے چوٹی کی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ہے ہر سوموار اور منگل کو پاکستان کے وقت کے مطابق شام سات سے آٹھ بجے تک ہونے والا پروگرام درس کلام الٰہی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کو اللہ تعالیٰ نے خطابت کا جو غیر معمولی ملکہ عطا فرمایا ہے اس سے ہر احمدی بخوبی واقف ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی قدرت کلام عطا ہوئی ہے جو ہر سننے والے کے دل پر اثر کرتی ہے۔ موضوع مشکل ہو یا آسان ہو' بات کو پوری سادگی اور صفائی کے ساتھ اور درد دل کے ساتھ بھرپور جذبات سے بیان کرنا گویا آپ پر ختم ہے۔ اس پر موضوع ہو کلام الٰہی کے معارف بیان کرنے کا جس کی لذت اور شیرینی تو کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتی۔ تو حضرت صاحب کا طرز بیان اور کلام الٰہی کے مضامین۔ وہی بات ہے کہ بقول غالب ؎

ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا

والی بات ہو جاتی ہے۔ کلام الٰہی کے مضامین بیان کرتے ہوئے ایسا پر لطف سماں بندھتا ہے کہ جو بھی شخص ایک دفعہ ٹیلی ویژن کے سامنے بیٹھ جائے اس کا پھر اٹھنے کو جی نہیں کر سکتا۔

حضرت صاحب کے درس کی یوں تو بہت سی باتیں قابل ذکر اور قابل بیان ہیں مگر ایک بات اس میں یہ بھی ہوتی ہے کہ کلام الٰہی کے ہر مضمون کو کھول کر عام زندگی اور حالات حاضرہ کے حوالے سے ایسی شاندار رہنمائی حضرت صاحب عطا فرماتے ہیں کہ ذہن روشن ہو جاتا ہے اور یہ بات واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ کلام الٰہی کے مضامین کا ایک ایک حصہ اور ایک ایک ٹکڑا ہر شخص کی زندگی سے براہ راست متعلق ہے۔ اور ہر سننے والا شخص اس سے اپنی زندگی کے بارے میں رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ مشکل سے مشکل مقامات کو آپ یوں حل فرماتے ہیں کہ بات سیدھی دل میں اتر جاتی ہے اور زندگی کی ہر شاہراہ پر دیئے جل اٹھتے ہیں۔ ہر دھند ہر تاریکی اور ہر ابہام دور ہو کر زندگی گذارنے کا سیدھا راستہ سامنے آجاتا ہے۔ تب ایمان میں ایک نئی تازگی اور نیا لطف پیدا ہو جاتا ہے اور کلام الٰہی کی اس تاثیر کا پتہ چل جاتا ہے کہ یہ پیاری اور حسین کتاب قیامت تک کے لئے ہر انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔

یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ کسی سے محبت تبھی پیدا ہوتی ہے جب اس کے احسان کا علم ہو۔ ورنہ محض زبانی طور پر دل کو محبت کرنے پر آمادہ نہیں کیا جا سکتا۔ کلام الٰہی کی عظمت اور بزرگی اور خوبی ہم جس قدر بھی زبانی طور پر بیان کریں۔ کلام الٰہی سے محبت تبھی ہو سکتی ہے جب اس کے احسانات کا علم ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے کلام الٰہی کے احسانات بیان کر کے ہمارے دلوں میں اس کی محبت کو راسخ کر دیا ہے۔ حضرت صاحب کے درس سن کر بے اختیار اس پاک کتاب سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کتاب کو بار بار پڑھنے کو دل کرتا ہے۔ اس کے مضامین پر غور کرنے اور اس کے احکامات کو اپنی زندگیوں میں رائج کرنے کی تحریک ملتی ہے۔

ہم احباب جماعت کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہر سوموار اور منگل کی شام سات سے آٹھ بجے اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے ٹیلی ویژن کے سامنے آبیٹھیں اور روحانی لذت کے جام بھر بھر کے پئیں۔ یہ ایک بے تکلف محفل بھی ہے اور معرفت کا خزانہ بھی۔ پیارے آقا کی خوبصورت پر لذت اور پر شوکت آواز اور حسین و دلکش صورت یہ دونوں باتیں مل کر کسی بھی احمدی کا دل لوٹ لینے کے لئے کافی ہیں۔ اس وقت چاہئے کہ سب کام چھوڑ دیں۔ ایک دوسرے کو یاد کرائیں۔ بچوں کو متوجہ کر کے بٹھائیں۔ غرضیکہ اس جام معرفت سے محروم ہر گز نہ ہوں۔

یہ درس اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا حسین نمونہ ہے ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ مولا کریم کے آستانے پر جتنا بھی جھکیں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو صحت و سلامتی والی طویل عمر عطا کرے۔ آپ کی زبان اور آپ کے علم میں بے انتہا برکات عطا کرتا چلا جائے۔ آپ بلاشبہ اس وقت علوم کا ایک بحر ذخار ہیں۔ دنیاوی علم ہو یا دینی نکات معرفت ہو کوئی پہلو بھی آپ کی گرفت سے باہر نہیں رہتا۔

بڑی بدنصیبی اور ناشکری اور محرومی ہوگی اگر ایک بھی احمدی اس دولت سے جھولیاں بھرنے سے محروم رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ناشکرا نہ ہو۔ بلکہ اللہ کی رحمتوں کا ایسا شکر ادا کرنے والا ہو کہ اس کے فضلوں کی بارش سدا برستی جائے۔ آمین۔

تم تو کرتے ہو وعدۂ فردا
یہ مرے واسطے ہے جاں فرسا
آؤ' آجاؤ' آج ہی آؤ
ورنہ دل میرا ٹوٹ جائے گا
ہے خدا تو مسبّب الاسباب
راستہ وہ کوئی دکھائے گا

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندہ الفضل

خلافت لائبریری میں قیام پاکستان کی گولڈن جوبلی پر

تحریک پاکستان اور جماعت احمدیہ کے بارے میں

نمائش کا انعقاد

خلافت لائبریری ربوہ میں اہم مواقع پر نمائشوں کے انعقاد کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے وہ اہل ربوہ کی خصوصی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس سے قبل ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں اور (-) اصول کی فلاسفی کے بارے میں نمائشوں کا انعقاد کیا جا چکا ہے۔

اس دفعہ قیام پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر بھی ایسی ہی نمائش کا انعقاد کیا گیا ہے جو تصاویر' مضامین تراشوں اور کتب و رسائل پر مشتمل ہے۔ بعض تصاویر فریموں میں آویزاں ہیں جبکہ تحریک پاکستان کے بارے میں کتب و رسائل میں مطبوعہ مضامین اور اہم تصاویر خوبصورت اور دیدہ زیب چارٹس پر آویزاں کی گئی ہیں۔ ہر چارٹ کو خوبصورتی سے سجایا گیا ہے جو خلافت لائبریری کے عملہ کی محنتوں کی نشاندہی کرتا ہے لائبریری کے صدر دروازے سے داخل ہوں تو بڑی لابی میں جہاں اخبارات رکھے ہیں وہاں دیواروں پر' پھر پچھلی سمت کے بلاکس کی طرف جانے والے راستے پر اور تاریخ احمدیت کے دفتر اور لائبریرین کے دفتر کے سامنے واقع گیلری کی دیواروں پر یہ چارٹس آویزاں کئے گئے ہیں۔ اس نمائش کو تفصیل سے دیکھنے اور مطالعہ کرنے والے پر بخوبی کھل جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے تحریک پاکستان میں کتنا نمایاں اور اہم کردار ادا کیا تھا۔ اور آج بھی جماعت احمدیہ استحکام وطن کے لئے دل و جان سے کوشاں ہے۔

مین دروازے میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف اوپر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خوبصورت تصویر آویزاں ہے جس میں حضرت صاحب دعا کر رہے ہیں۔ اس کے نیچے گولڈن جوبلی کے موقع پر شائع ہونے والے جماعتی اور غیر جماعتی رسائل کے خصوصی نمبر شیشے کے ایک شوکیس میں رکھے گئے ہیں۔ درمیان میں 50 سالہ جوبلی کا لوگو' آویزاں ہے۔

رسائل والے کمرے کے دروازے سے آگے جائیں تو اوپر بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی ایک خوبصورت تصویر آویزاں ہے۔ اس کے نیچے قائداعظم کا تصور پاکستان کے موضوع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطاب کا ایک حصہ درج ہے جو الفضل میں شائع ہوا۔ اس سے نیچے مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ایک مضمون ہے جس کا عنوان ہے تحریک پاکستان اور جماعت احمدیہ۔

اس سے آگے چلیں تو پچھلے بلاکس کی طرف مڑنے والی لابی کے سامنے سے گزر کر آگے جائیں تو اوپر ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام کے بارے میں ایک خوبصورت چارٹ لگا ہوا ہے۔ اس کے اوپر جلی عنوان ہے۔

A Genius Called Abdus Salam

اس میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ حضرت امام جماعت الثالث' نوبل انعام لینے کے موقع کی تصاویر اور دیگر احباب جماعت کے ساتھ تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ اس چارٹ کے نیچے "استقلال اور قربانی کا حیرت انگیز نمونہ" کے عنوان سے حضرت امام جماعت الثانی کا ایک مکتوب درج ہے جس کی تاریخ اندازاً اکتوبر 1947ء لکھی گئی ہے۔ یہ خط حضرت صاحب نے قادیان کے احمدیوں کو بھجوایا تھا اس مکتوب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں حضرت صاحب نے احباب جماعت کو "میرے بچو! کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔ اس کا ایک ایک جملہ ہر احمدی کے دل کو ہلا دینے والا ہے۔ حضرت امام الثانی نے تحریر فرمایا'

"ہم لوگ بھی خطرہ سے باہر نہیں۔ پاکستان سخت خطرہ میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آئندہ کیا ہو گا۔ اور یہ کہ کہیں کچھ عرصہ کے لئے احمدیت کا مرکز ہندوستان سے باہر تو نہیں لے جانا پڑے گا۔ مگر اس صورت میں شاید مجھے بھی (اللہ کے رستے میں قربان ہونے) ہی کا راستہ اختیار کرنا پڑے اور شاید بقیہ کام اللہ تعالیٰ کسی اور سے لے"

اس تاریخی خط سے آگے جو چارٹ ہے اس پر گولڈن جوبلی کے حوالے سے چار نظمیں درج ہیں یہ نظمیں جماعت کے ممتاز شعراء محترم نسیم سیفی' محترم روشن دین تنویر' محترم مبارک احمد عابد اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کی ہیں۔

مین لابی کے شیشے والے دروازوں کے درمیان میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی دو خوبصورت تصاویر آویزاں ہیں۔ اس کے ساتھ تین چارٹس میں سے ایک پر جنرل عبدالعلی ملک ہلال جرات کی ایک نظم ہفت روزہ لاہور سے دوسرے پر پاک فوج کے شہداء کی تصاویر۔ تیسرے پر قومی ترانہ درج ہے۔

اس سے آگے جس دیوار کے ساتھ کیٹیلاگ رکھے ہیں وہاں پر حضرت بانی سلسلہ' چاروں آئمہ اور محترم ڈاکٹر عبدالسلام کی تصاویر خوبصورت فریموں میں نصب ہیں۔

اب واپس آئیں تو درمیانی لابی کی ایک دیوار پر سب سے اوپر قائداعظم کی ایک تصویر نیچے پاکستان کا نقشہ اور پہلو میں قومی ترانے کا چارٹ ہے۔ دائیں طرف ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں تین چارٹس ہیں جن میں 16 عنوانات کے تحت ڈاکٹر صاحب کی زندگی کے کارناموں کتب وغیرہ کی تفصیل درج ہے۔ یہ چارٹس انگریزی میں ہیں۔

اس کے آگے پاکستان کے دستور اساسی کے متعلق بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پر جماعت احمدیہ کے تبصرے پر مبنی جو چارٹس لگے ہوئے ہیں۔ ان پر جماعت کے چار بزرگوں کی تصاویر بھی لگی ہوئی ہیں۔

اس سے آگے اوپر حضرت امام جماعت الثانی کے پاکستان کے بارے میں ارشادات پر مشتمل چارٹس ہیں ان پر چار جگہ حضرت امام الثانی کی تصاویر بھی لگی ہوئی ہیں۔ اس کے ساتھ فرقان بٹالین کے بارے میں ہفت روزہ لاہور کے ایک مضمون کے چارٹس ہیں۔ اس کے ساتھ بانی پاکستان قائداعظم محمد جناح کے ارشادات درج ہیں۔ اس چارٹ کا عنوان ہے۔ پاکستان اپنے بانی کی نظر میں۔

اس تنگ لابی کی دوسری دیوار پر درمیان میں قائداعظم اور دیگر زعمائے تاریخ پاکستان کی تصاویر کا چارٹ ہے۔ اوپر درمیان میں حضرت محمد چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی تصویر ہے نیچے جو چارٹ لگا ہے اس میں تاریخ آزادی کا اہم موڑ کے عنوان سے سول اینڈ ملٹری گزٹ کا شمارہ 8۔ اپریل 1933ء کے تراشے ہیں۔ اس میں بیت الفضل لندن میں کے موقع پر قائداعظم کی تشریف آوری اور ہندوستان کا مستقبل کے عنوان سے آپ کی تقریر پر مبنی اخباروں کے تراشے ثبت ہیں۔ یہ واقعہ ہے قائداعظم محمد علی جناح کی سیاست میں واپسی کا۔ قائداعظم کو سیاست میں واپس لانے کا سہرا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے سر ہے جنہوں نے حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کو لندن بھیج کر قائداعظم کو اس بات کا قائل کر لیا کہ ان کا ہندوستان واپس آنا ضروری ہے۔ حضرت مولوی درد صاحب کی تصویر بھی اس چارٹ کی زینت ہے۔

اسی دیوار پر دائیں طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ملی خدمات کا ذکر سبز رنگ کے 6 خوبصورت چارٹس پر محیط ہے بائیں طرف اوپر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زریں ارشادات ہیں جو الفضل سے لئے گئے ہیں۔ اس کے نیچے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی مسلم ورلڈ کے لئے خدمات کی تفصیل درج ہے۔ یہ چارٹس انگریزی میں ہیں مختلف جگہوں پر حضرت چوہدری صاحب کی دس تصاویر لگی ہیں۔ ساتھ قائداعظم کی تصویر بھی دی گئی ہے۔

اس درمیانی لابی سے تاریخ احمدیت کے دفتر کی طرف مڑیں تو دائیں طرف کی دیوار پر آزادی ہند اور قیام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی شاندار خدمات اور مجاہدانہ کارناموں کا تذکرہ ہے۔ یہ تاریخ احمدیت جلد دہم کا ایک باب ہے جو 1945ء سے 1947ء تک کے واقعات پر محیط ہے۔ ان چارٹس سے آگے کا حصہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں 4 چارٹس کے لئے وقف ہے۔ اس میں اخباروں کے کٹنگ تصاویر اردو زیادہ تر انگریزی زبان میں درج ہیں۔

اسی لابی میں جو دیگر چارٹس آویزاں ہیں۔ ان میں اصحاب قادیان اور پاکستان کے عنوان سے رئیس احمد جعفری کی کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا ہے جس میں انہوں نے کھل کر پوری تفصیل کے ساتھ جماعت احمدیہ کی قیام پاکستان کے لئے شاندار خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

ایک اور چارٹ کا عنوان ہے تاریخ آپ سے مخاطب ہے یہ جنگی امور کے ماہر کرنل غفار مہدی کا دو احمدی جنگی ہیروز جنرل اختر ملک اور جنرل عبدالعلی ملک کے بارے میں بیان ہے۔

ایک اور چارٹ پر چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا وہ مضمون دیا گیا ہے جو پاکستان ٹائمز۔ میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے قرارداد لاہور کا محرک بننے والے اپنے تاریخی نوٹ کا ذکر کیا ہے۔

ایک چارٹ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے اہم تاریخی مکتوبات درج ہیں۔ ایک چارٹ میں آزاد جموں و کشمیر حکومت کے قیام کا ذکر ہے ایک اور چارٹ ہے فرزندان احمدیت اور دفاع پاکستان' ایک چارٹ میں فرقان بٹالین کی تصاویر ہیں۔ یہ تصاویر اس اعتبار سے نادر اور یادگار ہیں کہ ان میں سے کئی تصاویر ایسی بھی ہیں جو جماعتی لٹریچر میں شائع نہیں ہوئیں۔

دو چارٹس حضرت چوہدری ظفراللہ خان کی تصاویر پر مشتمل ہیں ان میں پاکستانی کی پہلی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس دکھایا گیا ہے۔

اسی طرح حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی تصاویر کے تین مزید چارٹس دعوت نظارہ دیتے ہیں۔ ان کے نیچے نظمیں ایک چارٹ پر درج ہیں ان میں ثاقب زیروی صاحب کی نظم اور حضرت صاحب کی جدائی میں کہی گئی ایک اور نظم بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات حضرت صاحب کی تصویر کے ساتھ درج ہیں۔

ایک اور چارٹ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا بیان چھپا ہے جو پاکستان کے قیام کی تائید میں ہے۔

اس نمائش میں ایسی بھی اشیاء رکھی گئی ہیں جو آج یعنی دور حاضر کے احمدی احباب کی خدمات کی عکاسی کرتی ہیں۔ ان مین سے ایک محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) کا انٹرویو ہے جو اسلام آباد کے ہفت روزہ حرمت میں شائع ہوا ہے۔ محترم ایم ایم احمد صاحب کی خوبصورت تصویر نے اس چارٹ کی رونق کو دوبالا کر دیا ہے۔

ایک اور چارٹ میں قائداعظم محمد علی جناح کی زندگی ماہ و سال کی روشنی کے زیر عنوان سن وار ساری زندگی کی عکاسی کی گئی ہے۔

پرانے الفضل اخبار سے ڈاکٹر عبدالسلام کی خبریں بہت لطف دیتی ہیں۔ ایک چارٹ ایسے ہی موضوعات کے لئے وقف ہے۔

سابق صدر ایوب خان کی 1965ء کی تاریخی تقریر ہفت روزہ لاہور کے شمارہ 18۔ ستمبر 1975ء کے حوالے سے ایک چارٹ کی زینت ہے۔

سید ساجد احمد حافظ آبادی کی تحریر جنگ ستمبر ایک جائزہ کے عنوان سے ایک چارٹ پر نمایاں کی گئی ہے۔

ماضی کی اہم خبروں اور تاریخی واقعات کو اجاگر کرنے کے خیال سے ایک چارٹ پر حضرت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبیلہ رفیق- ناروے

بیت المقدس

بیت المقدس بحیرہ روم اور جھیل مردار کے درمیان واقع ہے یہ نہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں بلکہ طاس پر واقع ہے دراصل بیت المقدس صرف چھوٹا سا مرتفاعی علاقہ ہے جس میں چٹانیں زیتون کے درخت اور گڈریوں کی ویران چراگاہیں ہیں جغرافیائی لحاظ سے بیت المقدس دنیا کی قدیم اور جدید مشرقی اور مغربی شاہراہوں کے درمیان میں واقع ہے اس کا غربی حصہ غزہ کے ساتھ ریل کے ذریعہ اور قدیم درب السلطانی سے منسلک ہے اور اس کا مشرقی حصہ شرق اردن کے قافلے کے راستوں سے مل کر جنکشن کی حیثیت رکھتا ہے۔

دنیا کے ابتدائی نقشے میں بیت المقدس کی حیثیت وسطی تھی یعنی وہ تمام دنیا کا وسط کہلایا گیا تھا۔ اس میں اتنی زیادہ زیارت گاہیں تھیں کہ ایک غیر ملکی زائر کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ گائیڈ کے بغیر کہیں آجاسکے۔

انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ یہ شہر 33 صدیوں پرانا ہے اور اس مقام نے قدرت اور انسان کے ہاتھوں بہت تکلیفیں برداشت کی ہیں اس مقدس شہر کا وصف یہ ہے کہ یہ شہر بے شمار پیغمبروں کا مسکن اور مدفن ہے اور ساری دنیا کی تہذیب کا سرچشمہ ہے اور یہ صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے بھی ایک متبرک مقام ہے۔

مذہبی نقطہ نظر سے اس کے متبرک اور اہم ہونے کی کچھ وجوہات ہیں جن کی تاریخ بہت قدیم ہے۔

○ حضرت داؤدؑ جب بادشاہ بنے تو اس وقت اس شہر کے صرف نشانات باقی رہ گئے تھے۔ حضرت داؤدؑ نے نئے سرے سے شہر کی بنیاد رکھی۔

○ حضرت سلیمانؑ نے خدا سے اذن پاکر یہاں ایک ہیکل تعمیر کرایا تھا جو ہیکل سلیمانی کے نام سے موسوم ہے۔

○ یہی ہیکل بہت سے انبیاء کا قبلہ اور زیارت گاہ رہا ہے۔

○ الصخرہ اور قبۃ الصخرہ نامی ایک چٹان نما پتھر بھی وہاں موجود ہے جو نبیوں کی یادگار کہلاتا ہے۔

○ حضرت عمرؓ جب یہاں آئے تو انہوں نے ایک مسجد تعمیر کروائی تھی جس کا نام مسجد عمر رکھا گیا۔

○ یہودیوں کے نزدیک ان کی سب سے متبرک دیوار گریہ بھی یہیں ہے۔

○ آنحضور ﷺ کی بعثت کے بعد 17 ماہ تک مسلمان اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ اس طرح سے یہ مسلمانوں کا قبلہ اول تھا۔ یہ شہر اپنے اندر مختلف مقدس مقامات اور یادگاریں لئے ہوئے ہے جن کا الگ الگ تذکرہ ضروری ہے۔

مسجد اقصیٰ 16 ہجری میں جب حضرت عمرو بن العاصؓ نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا بالآخر جب صلح کا موقع بن گیا تو حضرت عمرؓ بنفس نفیس خود بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں جا کر آپ نے متبرک مقامات کی تلاش کی اور ایک چٹان پر مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ اس مسجد کو مسجد الصخرہ یا مسجد الاقصیٰ کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ وہی مسجد ہے جو مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین وجہ نزاع بنی ہوئی ہے۔ یہودیوں کو یہ شک ہے کہ یہ مسجد ان کے متبرک مقام ہیکل سلیمانی کی جگہ پر تعمیر ہوئی ہے۔ حالانکہ ہیکل سلیمانی کا توڑا جانا گرایا جانا اور پھر اس پر مسجد کا تعمیر ہونا کسی بھی روایت سے ثابت نہیں۔

یہ انتہائی عالی شان اور خوبصورت عمارت ہے اس کے نیچے والی پہاڑی سفید سنگ مرمر کی ہے۔ اور مسجد کا صحن بھی سفید مرمر کا ہے۔

الصخرہ الصخرہ کے اصل معنی چٹان کے ہیں اور یہاں الصخرہ سے یروشلم کی وہ مقدس چٹان مراد ہے جس پر معبد بنایا گیا تھا اور اب اس پر قبۃ الصخرہ یعنی (چٹان کا گنبد قائم ہے)

اس چٹان کے بارے میں مسلمان اور یہودی لوگوں کے مختلف عقائد ہیں۔

مثلاً یہ کہ یہ چٹان جنت سے آئی ہے بہت سے انبیاء نے اس پر نمازیں ادا کی ہیں الغرض اس چٹان کو بہت مقدس اور اہم مقام حاصل ہے اس کے بارے میں بہت سی روایات بھی مشہور ہیں۔

موجودہ صورت حال یوں ہے کہ الصخرہ ایک حجرہ کے کنارے پر واقع ہے درمیان میں صرف اتنا فاصلہ ہے کہ دروازہ کھل سکے صلیبی جنگوں کے مورخ بالاتفاق اس عظیم الشان صخرہ کو خدا کا گھر کہتے ہیں۔ لفٹیننٹ ای آر کونڈر رائل انجینئر لکھتے ہیں۔

ابتدائی عہد کی یادگار ہے جبکہ ان کی تعمیر نے اپنی کوئی خاص طرز پیدا نہیں کی تھی اور وہ اپنی مسجدیں بنانے کے لئے بازنطینی معماروں سے کام لیتے تھے مصنف کے نزدیک قبۃ الصخرہ فی ذاتہ مسجد نہیں ہے جیسا کہ غلطی سے اس کو مسجد کہا جاتا ہے بلکہ مسجد اقصیٰ کے بیرونی صحن میں قیام کرنے کی ایک جگہ ہے۔

831ء میں خلیفہ المامون الرشید نے قبۃ الصخرہ کو دوبارہ تعمیر کیا۔ 1016ء میں زلزلہ سے اس عمارت کا ایک حصہ منہدم ہو گیا بعد میں جب یہ عمارت صلیبیوں کے قبضہ میں آئی تو انہوں نے اس کا نام خدا کا گھر رکھا اور صخرہ موجودہ شکل میں تراشا گیا اور اس پر سنگ مرمر کے چوکے بنا کر بچھا دیئے گئے ہیں۔

1182ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے اس شہر کو فتح کیا اور قبۃ الصخرہ کی نئے سرے سے مرمت کی۔

روضہ مسیح یہ ایک چھوٹا سا سنگ مرمر کا حجرہ سا ہے جس میں مشکل سے دو تین آدمی ایک وقت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ کو صلیب سے اتار کر اس حجرے کے اندر رکھتے ہوئے ایک چٹائی کے ٹکڑے پر رکھا گیا تھا۔ عیسائی اس سل سے چمٹ کر روتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔

ہیکل سلیمانی اس ہیکل کی تعمیر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی تخت نشینی کے چوتھے سال یعنی 1012 ق م میں شروع کی اور تقریباً ساڑھے سات سال اس کی تکمیل میں صرف ہوئے۔ ہزاروں یہودی اور کنعانی باشندوں نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔

اس ہیکل کی بیرونی دیوار کا ہر ضلع چھ سو فٹ تھا گویا اس مربع احاطہ کا رقبہ 36000 مربع فٹ تھا اس میں [illegible] ت گاہ یا ہیکل نسبتاً کم جگہ پر تھا اس ہیکل میں ایک مقام الہام گاہ بھی تھی۔

ہیکل کے اندر نقش نگاری کر کے سونے چاندی کے ذریعہ سے سجاوٹ کی گئی تھی۔ وقت کی اونچ نیچ سے یہ بنتا اور بگڑتا رہا۔

آخر کار ٹیٹوس کی آگ نے ہیکل کا کوئی نشان نہیں چھوڑا۔

دیوار گریہ بیت المقدس میں حرم شریف کی مغربی دیوار میں ایک ٹکڑا جو تقریباً پچاس فٹ پر مشتمل ہے کے بارہ میں یہودی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ہیکل سلیمانی کے باقیات میں سے ہے۔ اور ان کے نزدیک اس دیوار کے ساتھ ان کی عبادت کے ارکان مربوط ہیں۔

اور چونکہ رونا ان کی عبادت میں شامل ہے لہٰذا یہودی اسے اپنا مقدس ترین مقام تصور کرتے ہیں۔

یہودی مذہب کے نزدیک سال میں یا زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ اس دیوار سے ہاتھ ٹیک کر گریہ وزاری کرنا اور اپنی قوم کی اس موعود زمین پر دوبارہ واپسی کی دعا کرنا ہی ان کا حج ہے۔

الغرض موجودہ دیوار کو یہودی حاقوت الغربی یعنی غربی دیوار مسلمان البراق اور مغربی یعنی یورپین عیسائی دیوار گریہ کہتے ہیں۔

جلسہ سالانہ 1997ء برطانیہ اور جرمنی کے بارے میں

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر تعلیم کے تاثرات

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر تعلیم ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ حال ہی میں جلسہ سالانہ لندن اور جرمنی میں شرکت کر کے واپس تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقات میں نمائندہ الفضل کو اپنے دورے کے تاثرات سے آگاہ فرمایا۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بتایا کہ اس سے قبل وہ نو سال قبل 1988ء کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس دفعہ جلسہ کے انتظامات میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی۔ خاص طور پر لنگر خانہ کا نظام پہلے سے بہت بہتر تھا۔ روٹی کا معیار خصوصاً پہلے سے اچھا ہو چکا ہے۔ مشین پر پکوائی کے نظام نے بہت ترقی کی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ وہ لنگر خانہ نمبر1 ربوہ کے ناظم بھی ہیں اس اعتبار سے ان کو لنگر خانہ کی کارکردگی میں نمایاں دلچسپی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی ہمراہی میں لنگر خانہ دیکھنے گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس سال لندن کا لنگر خانہ خود کفیل ہو چکا ہے۔ ورنہ پچھلے سالوں میں باہر سے بھی روٹی منگوانا پڑتی تھی۔ جلسہ سالانہ کے دیگر انتظامات میں واضح بہتری دیکھنے میں آئی۔ اس دفعہ انتظامات میں انصار کی شمولیت بڑھ گئی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے جو ناظر تعلیم بھی ہیں بتایا کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ برطانیہ پر احمدیہ (-) سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے اپنا سٹال لگایا ہوا تھا۔ جہاں پر وہ مختلف یونیورسٹیوں کے بارے میں معلومات دے رہے تھے۔ اور اپنی ایسوسی ایشن کو مزید منظم کرنے کے لئے برطانیہ کے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے احمدی طلباء کے نام لکھ رہے تھے۔ سٹال کے منتظمین نے ہم سے طلباء کے بارے میں دریافت کیا اور ہم نے بھی ان سے کئی باتیں پوچھیں۔ وہاں کے پرانے مقامی دوستوں نے بتایا کہ پہلی بار احمدیہ (-) سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کو آرگنائز کرنے کے لئے اس قسم کا سٹال لگایا گیا ہے۔ احمدیہ (-) سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کو برطانیہ کی سطح پر منظم کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے اپنا لائحہ عمل بھی مرتب کر لیا ہے۔ اس میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء شامل ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب جرمنی کے جلسے پر بھی تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے اس جلسہ کے بارے میں بتایا وہاں کے انتظامات لندن کے جلسہ سے بڑھ کر تھے۔ یہ بات اس لئے بھی زیادہ اہم ہے کہ برطانیہ میں تو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع موجود ہیں جن سے براہ راست ہدایات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ لیکن جرمنی میں ایسا نہیں ہے۔ پھر یہ کہ برطانیہ کے جلسہ کی تعداد بھی کم ہوتی ہے جب کہ جرمنی کے جلسہ میں حاضری 20 سے 25 ہزار کی ہے۔ جرمنی والوں نے تمام انتظامات خود کئے تھے۔ خدام نے 24 گھنٹے ڈیوٹیاں دیں۔ پاکستان کے تربیت یافتہ خدام نے بڑا کام کیا۔

جرمنی کے جلسہ کے بارے میں صاحبزادہ صاحب نے بتایا۔ علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ خصوصی غیر ملکی مہمانوں کے لئے وی آئی پی مارکی لگائی گئی تھی۔ یہاں پر اہم شخصیات کے لئے چوبیس گھنٹے کھانے پینے وغیرہ کی سروس کا انتظام تھا۔ ان لوگوں پر علیحدہ طور پر توجہ دی جاتی۔

صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ والنٹیئرز خدا کے فضل و کرم سے بڑے ہنس مکھ تھے۔ غرضیکہ ہر اعتبار سے جلسہ جرمنی کے انتظامات مثالی اور یادگار حیثیت رکھتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتب۔ میاں عبدالمجید

معلوماتِ عامہ

آرمیڈا Armeda ہسپانیہ کا وہ جنگی بحری بیڑا جس نے 1588ء میں انگلستان پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ شاہ فلپس ثانی والئے ہسپانیہ نے آرمیڈا کے نام سے جنگی جہازوں کا ایک بحری بیڑا تیار کیا جس کا کمانڈر ڈیوک سڈونیا تھا۔ اس بیڑے میں 130 جہاز شامل تھے ان کو چلانے والے 8000 ملاح اور خلاصی تھے۔ ان جہازوں پر 19000 سپاہی اور 3000 ضرب توپیں تھیں۔ اس عظیم الشان فوج کے مقابلے میں انگلستان کی ملکہ الزبتھ کے پاس صرف 80 جہاز تھے۔ جن پر 9000 ملاح کام کرتے تھے۔ انگلستان کے بیڑے کا سردار لارڈ ہوورڈ (Howard) تھا۔ جس کے ماتحت ہاکنز (Hawkins) ڈریک (Drake) اور فروبشر (Frobisher) جیسے قابل جہاز ران تھے۔ انگریزی بیڑہ بندرگاہ پلائی موتھ (Plymouth) میں آرمیڈا کا منتظر کھڑا تھا۔ اور تل بری (Tilbury) کے مقام پر لارڈ لیسٹر (Leicester) کی کمان میں ایک بھاری بری فوج آمادہ جنگ تھی 17۔ جولائی کو آرمیڈا ایک قوس کی شکل میں نمودار ہوا۔ انگریزی توپ خانے والے جہازوں نے شدید گولہ باری کرکے اسپینی جہازوں کو مخالف ہوا کی سمت شمال مغرب کی طرف دھکیل دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسپینی جہازوں کو لڑنے کی بجائے اپنے بچاؤ کی فکر لاحق ہوگئی اور جو چند جہاز بچ گئے وہ سکاٹ لینڈ کے گرد گھوم کر سپین پہنچے۔ ملکہ الزبتھ نے اس خدادادفتح کی یاد میں ایک تمغہ جاری کیا جس پر یہ الفاظ کندہ تھے "خدا نے پھونک ماری اور وہ تتر بتر ہو گئے۔"

آغاخاں سوم۔ نام سلطان سر محمد شاہ پیدائش 1878ء، اسماعیلیہ فرقہ کے اڑتالیسویں امام تھے۔ جن کا لقب آغا خان ہوتا ہے۔ ان کو گھوڑوں کی شناخت اور پرورش کا خاص ملکہ اور شوق تھا۔ چنانچہ ڈربی کی گھوڑ دوڑ میں ان کے بیشتر گھوڑے بازی جیت چکے ہیں ان کے مورث ایران کے ایک صوبہ کے گورنر جنرل تھے۔ بعد میں یہ بمبئی میں سکونت پذیر ہو گئے انہوں نے پہلی عالمگیر جنگ میں برطانیہ کی بڑی مدد کی جس کے صلہ میں ان کو سرکار برطانیہ نے اول درجے کے امراء کا رتبہ عنایت کیا اور گیارہ توپوں کی سلامی مقرر کی ہزہائی نس اور سر کے خطابات سے نوازا۔ ملکہ وکٹوریا سے لے کر ملکہ الزبتھ تک تمام شاہان انگلستان سے ان کے گہرے مراسم رہے۔

انہوں نے مسلمانوں کی بہتری و بہبودی کے لئے قابل تعریف کام کئے۔ تعلیمی اداروں کو مالی امداد دی۔ ایک مدت تک مسلم لیگ کے صدر رہے۔ 31۔1930ء کو گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی بہترین نمائندگی کی۔ آپ کو بعض بین الاقوامی اعزاز بھی حاصل ہوئے۔ یعنی 1934ء میں برطانیہ کی پریوی کونسل میں لئے گئے۔ 1937ء میں جمعیت الاقوام کے صدر منتخب ہوئے۔

آغاخاں کے مریدوں کی تعداد لاکھوں تک ہے جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ کاروبار کرنے کی وجہ سے کافی دولت مند ہیں۔ اس لئے انہوں نے آغاخاں سوم کو کبھی سونے اور کبھی جواہرات سے تولا آغاخاں یہ تمام دولت خیراتی کاموں کے لئے دے دیا کرتے تھے۔

11۔ جولائی 1957ء کو آغاخاں سوم نے اپنے محل "برکت" واقع جینوا میں اسی برس کی عمر میں انتقال کیا اور ان کی وصیت کے مطابق ان کو اسوان میں دفن کیا گیا ان کے دو لڑکے ہیں، شہزادہ علی اور شہزادہ صدرالدین مگر ان کی وصیت کے مطابق شہزادہ علی کے بیٹے شہزادہ کریم ان کے جانشین مقرر ہوئے ہیں جو پرنس کریم آغا خاں چہارم کہلاتے ہیں۔

آغاخاں چہارم آپ کا نام شہزادہ کریم ہے آپ اسماعیلی فرقے کے سابق پیشوا سلطان محمد شاہ آغاخاں مرحوم کے بڑے بیٹے شہزادہ علی خاں کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے جینوا کے مقام پر اپنے مرحوم دادا کی قیام گاہ برکت کے پائیں باغ میں دنیا کے دو کروڑ اسماعیلیوں کا روحانی پیشوا ہونے کا اعلان کیا۔

مرحوم آغاخان سوم نے انہیں اپنا جانشین اور اسماعیلی فرقے کا انچاسواں امام مقرر کیا تھا، اس لئے آپ کو آغاخاں چہارم کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ آپ علی خان کی پہلی بیوی جون کے بطن سے پیدا ہوئے۔ جو لارڈ ہرٹس کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ آپ نے برطانیہ سوئٹزرلینڈ اور ہاورڈ یونیورسٹی (امریکہ) میں تعلیم حاصل کی۔ اسی مؤخرالذکر یونیورسٹی کے آپ گریجوایٹ ہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ 1885ء میں آل انڈیا نیشنل کانگرس کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کا بانی ایک انگریز ہیوم Hume تھا۔ چونکہ جنگ آزادی کے بعد مسلمان انگریزوں کے معتوب تھے۔ اس لئے دوسری قوموں کو پہنچنے کا موقع ملا اور ہندو کانگرس پر چھا گئے۔

بیسویں صدی کے شروع میں جب مسلمانوں کو بھی اپنی تعلیم اور ملی زندگی برقرار رکھنے کا خیال آیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ ہندو ان کی راہ میں سنگ گراں بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ مسلمان زعماء نے اپنی سیاسی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے 1906ء میں ڈھاکہ میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی اور مطالبہ کیا کہ ان کو جداگانہ حقوق دیئے جائیں جسے انگریزی حکومت نے منظور کرلیا۔

حالات کے ساتھ ساتھ ملک میں آزادی کا جذبہ ترقی کرتا گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہندو اکثریت نے ہندو راج کے منصوبے سوچنے شروع کر دئے۔ آخر مسلمان تنگ آکر کانگرس سے علیحدہ ہو گئے اور 1937ء میں قائداعظم محمد علی جناح کی صدارت میں لیگ میں زندگی کی نئی روح پھونکی گئی 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ نے قیام پاکستان کی تجویز منظور کی جس پر برصغیر کے مسلمانوں کی بھاری اکثریت نے لبیک کہی۔ آخر ان کی سرفروشانہ جدوجہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ لیگ 14۔ اگست 1947ء کو مسلمانوں کے لئے ایک الگ وطن پاکستان کے نام سے حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی۔

قیام پاکستان کے بعد سے آل انڈیا مسلم لیگ کا وجود ختم ہوگیا اور اس نے آل پاکستان مسلم لیگ کا نام اختیار کرلیا۔

صدر آئزن ہاور آئزن ہاور 14۔ اکتوبر 1890ء کو ڈینی سن (Denison) کے مقام پر پیدا ہوئے 1920ء میں جنرل میکارتھر کے ماتحت ایک فوجی مشن کے ساتھ فلپائن آئے 1942ء میں جنگی منصوبہ بندی کے سربراہ رہے۔ بعد میں

باقی صفحہ 6 پر

O

تیرے ہاتھ میں اینٹ اور پتھر، میرے ہاتھ میں پھُول
اس منظر کو کیا کہتے ہیں، لوگ گئے ہیں بھُول

تُو نے میری بات کو کاٹا اپنی بات کی خاطر
میں نے بھی خاموشی کو اب دے رکھا ہے طُول

میں کیا جانُوں میخانے میں ساقی کے آداب
کیا کچُھ ہے مقبول یہاں پر کیا کچُھ نا مقبول

یہ بھی ایک اصول ہے "سب سے میٹھی بات کرو"
"سب کے آڑے آتے رہیئے" یہ بھی ایک اصُول

جو رستے میں بیٹھ گئے ہیں ان کے چہرے صاف
جو منزل پر پہنچ گئے ہیں ان کے سر پر دُھول

یارو کس نے "کب" بدلی ہے مقتل کی تعریف
لگتا ہے کہ دونوں خوش ہیں، قاتل اور مقتول

دَوری میں بھی لگتا ہے وُہ ہے میرے نزدیک
مجھ کو اسکے خط روزانہ ہوتے ہیں موصُول

اُسکا ملنا یا نہ ملنا ہے قسمت کی بات
اُسکے گھر پر دستک دینا ہے میرا معمول

میں نے آج نسیم تمہارے راز کئے افشا
گویا مدہوشی میں اپنے سر پر ڈالی دُھول

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان کی خانہ جنگی

افغانستان میں خانہ جنگی کے حالیہ دور میں طالبان کا پلہ بھاری ہو گیا ہے۔ انہوں نے مزار شریف کے شمال میں جنرل دوستم اور جنرل عبدالمالک کی مشترکہ فوجوں کے ایک بڑے حملہ کو پسپا کر کے اپنی پوزیشن اس محاذ پر مضبوط کر لی ہے۔ اس جنگ میں دونوں اطراف کا زبردست جانی نقصان ہوا طالبان کے دعوے کے مطابق جنرل دوستم کے 50 فوجی ہلاک ہو گئے۔ یہ حملہ جنرل دوستم کی قیادت میں مزار شریف کے شمالی علاقوں کی طرف سے کیا گیا تھا لیکن طالبان اس حملے کے لئے پہلے ہی تیار تھے۔ گھمسان کی جنگ ہوئی اور دوستم کی فوج اپنے ہلاک ہونے والوں کی نعشیں بھی میدان جنگ میں چھوڑ کر فرار ہو گئی۔ اس جنگ میں طالبان نے مخالف فوج کے 400 فوجیوں کو گرفتار کر لیا۔ اس کے علاوہ طالبان نے مخالفین کی 50 گاڑیوں اور بہت سارے اسلحہ پر بھی قبضہ کر لیا۔

یاد رہے کہ جنرل دوستم چار ماہ پہلے جنرل عبدالمالک کی بغاوت کے بعد ملک سے فرار ہو کر ترکی میں پناہ گزین ہو گئے تھے لیکن وہ بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے پچھلے ہفتے ہی واپس افغانستان آئے تھے انہوں نے آتے ہی اپنی فوجوں کو جمع کیا اور طالبان پر حملہ کر دیا لیکن بری طرح شکست کھائی۔ طالبان نے کچھ عرصہ پہلے ایک دفعہ مزار شریف اور اس کے ایرپورٹ پر قبضہ کر لیا تھا اور اس وقت مزار شریف میں افراتفری پھیل گئی تھی جس کے نتیجہ میں بین الاقوامی امداد کے اداروں کو بھی لوٹ لیا گیا جس پر ان تمام اداروں نے اپنے سٹاف کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا ہے طالبان کے ترجمان نے یہ نہیں بتایا کہ اس جنگ میں ان کا اپنا کتنا نقصان ہوا۔ بہرحال اس کے نتیجہ میں طالبان کی پوزیشن اس علاقے میں بہتر ہو گئی ہے۔

○○○

کشمیر کے متعلق ایک امریکی پالیسی ساز کا تجزیہ

جنوبی ایشیا سے متعلق مشہور امریکی پالیسی ساز ڈاکٹر سٹیفن کوہن نے کہا ہے کہ کشمیر کی پوری ریاست کو ایک ریاست بنا کر اسے مکمل آزادی دینے سے بھارت اور پاکستان کے لئے نئے مسائل جنم لیں گے اور یہ بات دونوں ممالک کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس سے دونوں ممالک کی سالمیت کو خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ یہ باتیں انہوں نے نئی دہلی میں ایک لیکچر دیتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں اکثر تھرڈ آپشن کی بات کی جاتی ہے لیکن دونوں ملک اس وقت نہیں سمجھ رہے کہ اس سے ان کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس سے سب سے پہلا نقصان یہ ہو گا کہ دونوں ملکوں میں موجود علیحدگی پسند تحریکوں کو نیا جوش و خروش اور ولولہ ملے گا اس لئے اس تھرڈ آپشن کا فائدہ کسی کے بھی حق میں نہ ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اس پیچیدہ مسئلے کے حل کے لئے منصوبہ بندی کی ضرورت ہے اور دونوں ممالک کو اس سلسلے میں نیک نیتی سے کام کرنا چاہئے کیونکہ اس کے حل کے نتیجہ میں اقتصادی خوش حالی کا نیا دور شروع ہو گا۔ اور دونوں ملکوں کی ترقی کے راستے کھل جائیں گے۔ جموں و کشمیر کے بارے میں امریکہ کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد بھارت اور پاکستان کو امریکی پالیسی میں بہت اہمیت حاصل ہے اور اسی لئے امریکہ ان کے معاملات کو حل کرانے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی پالیسی ساز اس بات پر بالکل یقین نہیں رکھتے کہ چین کے خلاف بھارت امریکہ اتحاد وجود میں آسکتا ہے۔

○○○

ترکی میں لاؤڈ سپیکر پر اذان پر پابندی

ترکی میں جب سے وزیر اعظم مسعود یلماز کی سیکولر حکومت برسر اقتدار آئی ہے اسلامی پارٹی کے خلاف پریشر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے تعلیم کی سلسلے میں ایک طرح سے دینی مدرسوں کو تعلیم کے میدان سے خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد اور بھی کئی قسم کی قدغنیں ان پر لگانے کی کوششیں کی گئیں۔ اب حکومت نے لاؤڈ سپیکر پر اذان کے خلاف پابندی عائد کر دی ہے جس سے اسلامی پارٹی میں ہیجان بڑھ گیا ہے اور ترکی کے علماء نے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ علماء کونسل کے سیکرٹری جنرل نے اعلان کیا ہے کہ اذان پر پابندی اسلام دشمنی ہے اور وزیر اعظم مسعود یلماز دشمنوں کی تقلید کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک یہ فیصلہ واپس نہیں لیا جاتا تحریک جاری رکھی جائے گی۔ قونیہ کی مرکزی جامع مسجد میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علماء کونسل کے سیکرٹری جنرل امین دلباز نے کہا ہے کہ یہ سراسر غیر اسلامی حکم ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو گھروں سے باہر نکل کر احتجاج کرنا ہو گا۔

نمازیوں نے بعد ازاں امام کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔ قونیہ شہر کے نواحی علاقوں میں اسی طرح کے ایک احتجاجی مظاہرے پر پولیس کے لاٹھی چارج سے کئی شہری زخمی ہو گئے۔

○○○

دوحہ مشرق وسطیٰ اکنامک کانفرنس

قطر کے دارالحکومت دوحہ میں ایک اکنامک کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے جس میں مشرق وسطیٰ کے ممالک حصہ لے رہے ہیں۔ اسرائیل بھی ان ممالک میں شامل ہے۔ امریکہ کی وزیر خارجہ مسز البرائٹ نے بھی اپنے دورہ کے دوران تمام حکومتوں سے کہا تھا کہ وہ اس کانفرنس میں ضرور شریک ہوں۔ لیکن اسرائیل کی زیادتیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے عرب ممالک نے پہلے بڑے زور شور سے اعلان کیا کہ جب تک اسرائیل فلسطین کے سلسلے میں اپنا رویہ تبدیل نہیں کرتا وہ اس کانفرنس میں شریک نہیں ہوں گے۔ لیکن مصر نے اب اعلان کیا ہے کہ عرب ممالک اسی معاملہ میں اپنی اپنی صوابدید کے مطابق عمل کریں اور اس معاملے کو اجتماعی شکل نہ دی جائے لیکن سعودی عرب اور یاسر عرفات نے اس کانفرنس میں شامل نہ ہونے کا اعلان کیا ہے یاسر عرفات نے دوحہ میں ہونے والی اس اقتصادی کانفرنس کے بائی کاٹ کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل قیام امن کے عمل کو جان بوجھ کر تباہ کر رہا ہے۔ اسرائیل صرف اردن کے مزید علاقے فلسطینیوں کے حوالے کرنے کے معاملہ کو نظر انداز کرنے کے لئے غیر ضروری مسائل کو بلاوجہ اچھال رہا ہے اور بیت المقدس کے عرب حصے پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے اسرائیل چپکے چپکے کارروائیوں میں مصروف ہے۔ اس لئے جب تک اسرائیل امن کے لئے اپنا رویہ ٹھیک نہیں کرتا وہ اس کانفرنس میں شریک نہیں ہوں گے۔

○○○

سیکورٹی کونسل میں اصلاحات

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا 52 واں اجلاس نیویارک میں منعقد ہو رہا ہے جس میں بھارت اور پاکستان دونوں ہمسایہ ممالک کے وزرائے اعظم نے خطاب کیا۔ اس اجلاس میں سب سے بڑا مسئلہ جو زیر غور آئے گا۔ وہ سیکورٹی کونسل میں ممبروں کے بڑھائے جانے کا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بعض نئے ممالک کو سیکیورٹی کونسل کا مستقل ممبر بنایا جائے گا۔ بھارت اس معاملے میں اس کوشش میں ہے کہ سلامتی کونسل کے مستقل ارکان میں اضافہ کیا جائے۔ جبکہ پاکستان سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کی بجائے غیر مستقل ارکان کی تعداد میں اضافے کا حامی ہے۔ بھارت اس معاملے میں سخت لابنگ کر رہا ہے اور اس وقت تک بڑے ملکوں میں سے جرمنی اور جاپان کو اپنا حامی بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جبکہ پاکستان بھی اپنی پوری کوشش کر رہا ہے اور امریکہ اور سلامتی کونسل کے دیگر مستقل ارکان کو اپنا ہمنوا بنانے میں مصروف ہے۔ اس وقت صورت حالات یہ ہے کہ سلامتی کونسل کے ارکان کی تعداد پندرہ ہے جن میں سے پانچ مستقل اور دس غیر مستقل ہیں۔ بھارت کو سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنانے کی تجویز کی پاکستان تکنیکی لحاظ سے مخالفت کر رہا ہے اس کا کہنا ہے کہ گزشتہ پچاس برسوں میں بھارت کشمیر میں انسانی حقوق کی بڑے پیمانے پر خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ وہ 1974ء میں ایٹمی دھماکہ کر چکا ہے اور اب وہ میزائل کی دوڑ میں علاقے میں وجہ خطر بن گیا ہے۔ بھارت کی ان سرگرمیوں سے ہمسایہ ممالک کو خطرہ لاحق ہے۔ اس لئے جب تک ان سب معاملات سے اپنا دامن صاف نہیں کر لیتا اس کا کوئی حق نہیں کہ سیکیورٹی کونسل کے مستقبل ممبر ہونے کا دعوے کرے جو کہ ایک انتہائی ذمہ داری کا منصب ہے۔

○○○

بھارت کی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ

پچھلے دنوں خبر آئی تھی کہ بھارت نے کاکراپارا ایٹمی پاور پلانٹ کو عالمی معائنے کے لئے کھول دیا ہے۔ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر آئی۔ کے۔ گجرال نے بھی اپنے تنزانیہ کے دورے کے لئے روزانہ ہونے سے پہلے دو نیوکلیائی ری ایکٹروں کو عالمی معائنے کے لئے کھول دینے کو ایک معمول کی کارروائی قرار دیا تھا۔ لیکن اس کے بعد بھارت میں اس کے خلاف فوری رد عمل ہوا اور کانگریس (آئی) نے حکومت کے اس موقف کو مسترد کر دیا۔ اور کہا کہ لگتا ہے کہ موجودہ حکومت اپنے ایٹمی موقف سے دست بردار ہو رہی ہے۔

اس پر بھارت کے نیوکلیر پاور کارپوریشن کے چیئرمین اور مینجنگ ڈائریکٹر وائی۔ ایس۔ آر پرساد نے کہا ہے کہ ایٹمی پاور پلانٹ کو عالمی معائنے کے لئے کھول دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بھارت نے این۔ پی۔ ٹی۔ اور سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی پر دستخط نہ کرنے کے اپنے موقف تبدیلی کی ہے۔ پرساد نے کہا کہ ری ایکٹروں کو عالمی معائنے کے لے مکمل طور پر نہیں کھولا گیا۔ بلکہ اس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ دوسرے ملکوں کے ری ایکٹروں کے ماہرین اور انجینئرز بھارتی ہم منصب لوگوں سے تبادلہ خیال کریں گے۔ اس میں عالمی اداروں کا معائنہ شامل نہیں ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

یورپ کی اتحادی افواج کے کمانڈر مقرر ہوئے۔ ہٹلر کے زوال میں جنرل آئزن ہاور کی فوجی اور سیاسی منصوبہ بندیوں کو بڑا دخل ہے۔ جنگ کے خاتمہ پر آئزن ہاور فوج سے سبکدوش ہو گئے اور کولمبیا یونیورسٹی کے صدر بن گئے۔ 1950ء میں معاہدہ اوقیانوس کے تحت مغربی یورپ کی اتحادی کمانڈ کے سپریم کمانڈر بنا دیئے گئے 1952ء میں اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو کر ری پبلک پارٹی کے امیدوار کی حیثیت سے انتخابات میں شریک ہوئے 1953ء میں ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار سٹیون سن (Stevenson) کو شکست دے کر ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے چونتیسویں صدر منتخب ہوئے۔ ان کی صدارت جنوری 1961ء میں ختم ہو گئی۔ اس کے بعد دوبارہ امریکہ کے صدر منتخب ہوئے آخر عظیم دنیوی کامیابیوں کے بعد اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر31259

I-Mrs. Ooh Ratnaningsih W/O U. Tajiman

پیشہ کاشتکاری عمر50 سال بیعت 1968ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-9-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان مع زمین برقبہ... واقع ٹاسک ملایا انڈونیشیا مالیتی-/8000000 روپے۔ 2۔ سلائی مشین مالیتی-/30000 روپے۔ 3۔ حق مہر-/7000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/8037000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/30000 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Ooh Ratnaningsih انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر 1 H. Apandi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 H. Didi Kantadireja جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر31260

I- R. Farzend Abdul Latif S/O R. Ahmad Anwar

پیشہ طالب علمی عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-2-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سائیکل مالیتی-/400000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/240000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد R. Farzend Abdul Latif انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Anwar انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 R.A.Riza Adisudarma انڈونیشیا۔

مسل نمبر31261

میں محمد محمود ناصر ولد محمد اسلم ناصر قوم سندھو جٹ پیشہ کاروبار عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-3-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کلینک خان فرنٹیر کالونی نمبر2 بنارس چوک منگھو پیر روڈ کراچی مالیتی اڑھائی لاکھ روپے اور ہنڈا موٹر سائیکل ماڈل 93 مالیتی چالیس ہزار روپے کل جائیداد دو لاکھ نوے ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد محمود ناR-359/8 نارتھ کراچی گواہ شد نمبر1 عبدالمنان محمود نارتھ کراچی گواہ شد نمبر2 محمد محمود مودی حلقہ نارتھ کراچی۔

مسل نمبر31262

میں رضوان سہیل ولد چوہدری عبدالمنان صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-3-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3700 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رضوان سہیل نارتھ کراچی گواہ شد نمبر1 عبدالمنان محمود نارتھ کراچی گواہ شد نمبر2 محمد محمود مودی نارتھ کراچی۔

مسل نمبر31263

میں عبدالہادی ولد چوہدری عبدالمجید صاحب قوم چوہان راجپوت پیشہ ملازمت عمر39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-4-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1800 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالہادی نارتھ کراچی گواہ شد نمبر1 عبدالمنان محمود نارتھ کراچی گواہ شد نمبر2 محمد محمود مودی نارتھ کراچی۔

مسل نمبر31264

میں وسیم احمد ستار ولد عبدالستار صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بفرزون کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-3-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد ستار بفرزون کراچی گواہ شد نمبر1 عبدالمنان محمود حلقہ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر2 محمد محمود مودی حلقہ نارتھ کراچی۔

درخواست دعا

○ مکرم رزاق محمود طاہر صاحب آج کل بعض نامساعد حالات میں مبتلا ہیں۔ جملہ احباب کرام سے حالات سازگار ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 3

چوہدری ظفراللہ خان کا بنیادی اصولوں کی کمیٹی سے استعفیٰ ایک اخباری تراشے کے حوالے سے پڑھنے کی چیز ہے۔

تاریخ پاکستان کا ایک چونکا دینے والا باب' یہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی وہ یادگار تحریر ہے جو پاکستان ٹائمز 13۔ فروری 1982ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ انصاراللہ نومبر دسمبر 1985ء میں شائع ہوا تھا یہ ترجمہ کئی چارٹس پر پورا دیا گیا ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کا ایک مضمون تاریخ پاکستان کا ایک فراموش شدہ باب ماہنامہ الفرقان فروری 1977ء میں شائع ہوا تھا۔ اہم تاریخی معلومات کا حامل یہ مضمون چند خصوصی چارٹس پر نمایاں کیا گیا ہے۔

نیشنل آرکائیوز نے اہم تاریخی دستاویزات شائع کی ہیں ان میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے خطوط قائداعظم کے نام بھی شائع کئے گئے ہیں ان میں خضرحیات ٹوانہ کے استعفیٰ کا ذکر کیا گیا ہے۔ تاریخ پاکستان کا یہ ایک نہایت اہم اور تاریخی واقعہ ہے جس کے نتیجے میں قیام پاکستان کی راہ کی آخری رکاوٹ دور ہوگئی یہ اہم مرحلہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے ذریعہ طے ہوا۔ ایک اہم تراشہ جو فوراً نظروں کو کھینچتا ہے وہ ہے "ہم تو بہرحال مسلمانوں کا ساتھ دیں گے خواہ وہ ہمیں دکھ ہی دیں" یہ حضرت امام جماعت الثانی کا وہ تاریخی بیان ہے جو قیام پاکستان سے تھوڑی دیر پہلے دیا گیا۔

ریڈ کلف ایوارڈ میں جماعت احمدیہ کا محضرنامہ بھی ایک چارٹ پر درج ہے۔ یہ اہم تاریخی دستاویز کی حیثیت کا حامل چارٹ ہے۔

چند چارٹس پر پرانی اہم تاریخی خبریں درج ہیں جن میں حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں مسئلہ کشمیر پر آپ کی تقاریر' اور جنرل اسمبلی کی صدارت کیلئے عرب لیگ کی طرف سے متفقہ طور پر آپ نام پیش کیا جانا وغیرہ اہم دلچسپ خبریں شامل ہیں۔

قادیان کے باشندوں پر پولیس اور سکھوں کے مظالم کا ذکر ایک چارٹ کا اہم تاریخی موضوع ہے۔

ایک جگہ پر محمد محمود طاہر صاحب کا مضمون تحریک آزادی کشمیر اور جماعت احمدیہ اپنی بہار دکھا رہا ہے۔

اس نمائش میں 100 کے قریب کتب بھی رکھی گئی ہیں جو تحریک پاکستان سے متعلق ہیں۔ نمائش کے لئے چارٹس زیادہ ہیں اور یہاں پر جگہ کم ہے جس کی وجہ سے بعض چارٹس اتار کران کی جگہ پر دوسرے چارٹس بھی نمائش کے لئے رکھے جاتے رہے۔

ایک چارٹ پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ان مضامین کی فہرست دی گئی ہے جو الفضل میں بطور اداریہ شائع ہوئے۔ یہ مضامین 27 کی تعداد میں ہیں۔ یہ حصہ تاریخ احمدیت کی جلد11 سے لیا گیا ہے۔

ایک چارٹ پر مشہور مسلم لیگی لیڈر سردار شوکت حیات کی کتاب دی نیشن دیٹ لاسٹ اٹس سول

The Nation that Lost its Soul

کے وہ حصے چسپاں کئے گئے ہیں جن میں ان کے قادیان جانے اور قائداعظم کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے اور پاکستان کی حمایت کے لئے کہا گیا۔

ایک اہم چارٹس نیشنل ڈاکومینٹیشن سنٹر لاہور کی طرف شائع ہونے والی سرکاری دستاویزات پر مبنی کتاب پارٹیشن آف پنجاب کے صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں باؤنڈری کمیشن میں حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی عظیم اور تاریخ خدمات کا ذکر ہے۔

اس نمائش میں بعض اہم تاریخی خطوط بھی نمایاں کئے گئے ہیں۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کے کشمیر کمیٹی کے نام کئی خطوط نمائش کے لئے پیش کئے گئے ہیں جنہوں نے کشمیر کمیٹی کی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے عقیدت کا اظہار کیا گیا ہے۔ خطوط میں سے بعض خطوط کشمیر کمیٹی کے بارے میں خواجہ حسن نظامی کے ہیں جو انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو لکھے۔ ایک خط میں درج ہے'

"میں آپ کے ساتھ بحیثیت ایک معمولی خادم کے چلوں گا"

ایک چارٹ میں تحریک پاکستان میں حضرت چوہدری ظفراللہ کا کردار کے موضوع پر ماہنامہ خالد ربوہ کے شمارہ اگست 1981ء میں شائع شدہ ایک مضمون چسپاں کیا گیا ہے۔ یہ مضمون یوسف سہیل شوق کی تحریر ہے۔

بلا شبہ یہ نمائش اہم تاریخی دستاویزات کا نہایت حسین مرقع ہے۔ بہت سی چیزیں تو ایسی ہیں جو پہلی بار سامنے لائی گئی ہیں۔ اس اعتبار سے یہ نمائش ایک یادگار کی حیثیت رکھتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 25 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ججوں کی تعداد میں کمی کا فیصلہ پارلیمنٹ طے کرے گی۔ آئینی لحاظ سے یہ اس کا حق ہے۔ ہم آئین کی بالادستی برقرار رکھیں گے جتنا عدلیہ کا احترام کرتے ہیں اتنا آئین کا بھی کرتے ہیں۔ اس عمل سے محاذ آرائی کا اظہار نہیں ہوتا۔ وطن واپسی پر پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جائے گا۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے نیویارک میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر کلنٹن نے جنوبی ایشیا کے معاملات میں مثبت کردار ادا کرنے کا یقین دلایا ہے۔ ہم نے عالمی رہنماؤں کے ساتھ ملاقاتوں میں کشمیر کا مسئلہ اٹھایا ہے۔ امید ہے عالمی برادری احساس کرے گی۔ تنازعات کے حل میں کچھ وقت لگے گا۔ عدم جارحیت کے معاہدہ پر گجرال سے بات نہیں ہوئی۔ یہ معاملہ اسلام آباد میں خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات میں زیر غور آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ سے ایف 16 طیاروں کی فراہمی یا رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔ صد[illegible] نے یقین دلایا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس تنویر احمد خان نے پولیس ٹارچر سیل کی سماعت کے دوران ریمارکس دیئے کہ نجی ٹارچر سیل قائم کرکے پولیس کو ملزموں اور شہریوں پر تشدد کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ جہاں کفر ہے وہاں کی پولیس مہذب ہے۔ لیکن جہاں اسلام ہے وہاں پولیس نے ٹارچر سیل بنا رکھے ہیں۔ فوجداری مقدمات درج ہونے چاہئیں۔ دیہات میں لوگوں کو جرات نہیں کہ وہ جوتی اتار کر تھانیدار کے کمرہ میں چلے جائیں۔ یا سامنے بیٹھ جائیں۔ رشوت کے ہم سب ذمہ دار ہیں۔ پولیس والوں کے لئے معطلی کوئی سزا نہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی طرف سے عدم جارحیت کے معاہدے کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی کا کہنا ہے کہ عدم جارحیت یا جنگ نہ کرنے کی پیشکش دونوں ملکوں (پاک بھارت) کے درمیان پہلے بھی کی جاتی رہی ہے لیکن سلامتی کونسل کے فلور سے ایسی پیشکش پہلی مرتبہ کی گئی ہے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے حکومت کی طرف سے سپریم کورٹ میں ججوں کے تقرر کے سلسلہ میں سفارشات پر عمل درآمد میں تاخیر کا جائزہ کے لئے چیف جسٹسز کمیٹی کا اجلاس طلب کر لیا ہے اجلاس کی صدارت چیف جسٹس آف پاکستان کریں گے۔

○ کوئٹہ میں ہونے والے چیف جسٹسز کے اجلاس میں اٹارنی جنرل کو مدعو نہیں کیا گیا۔ ہائیکورٹوں اور شرعی عدالت کے چیف جسٹس صاحبان کو دعوت نامے مل گئے ہیں۔ چیف جسٹس سید سجاد علی نے کہا ہے حکومت کو سفارشات پر اعتراض ہے تو وہ تحریری وجوہ پیش کرے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد سترہ متعین ہے اور یہ تعداد سترہ ہی رہے گی۔

○ موتمر عالم اسلامی کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے کہا ہے کہ سیاسی کوتاہی کے باعث سلامتی کونسل میں مسلمانوں کی نمائندگی نہیں ہے۔ مسلم امہ مشترکہ مفادات کے لئے کام کرے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اسے عالمی سطح پر اہمیت نہ ملے۔ عالمی تبدیلی کے لئے مسلمانوں کو سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی کرنا ہوگی۔

○ فیصل کالونی مرید کے میں چار نقاب پوش افراد نے ایک امام مسجد حافظ محمد یوسف کو فائرنگ کرکے قتل کر دیا ہے۔ جو اذان دینے مسجد جارہا تھا۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے ہانگ کانگ میں عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی ادارے قرض دیں۔ شرائط عائد نہ کریں۔ پاکستان کی معیشت سنبھل رہی ہے۔ کپاس کی فصل بہتر ہونے کی توقع ہے۔ ٹیکس کا ہدف بھی پورا کرلیں گے۔

○ باجوڑ ایجنسی کے ایک بازار میں بموں کے دھماکوں سے قیامت صغریٰ برپا ہوگئی۔ 30۔افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔

○ فیصل آباد میں انسداد دہشت گردی کی ایک عدالت نے قتل ڈکیتی اور زیادتی کے 6 ملزموں کو سزائے موت 9 ملزموں کو قید اور جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ پولیس کسی سرکاری ملازم کے خلاف رشوت ستانی کا مقدمہ درج نہیں کرسکتی۔ یہ مقدمہ صرف محکمہ انسداد رشوت ستانی ہی درج کرسکتا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ جارحیت کے شکار مسلم ممالک کا مشترکہ دفاع کیا جائے۔ مسلم ممالک کو اپنے معاملات کا فیصلہ خود کرنا ہوگا۔ مغرب کو تعصب کی عینک سے اسلام کے صحیح رنگ نظر نہیں آسکتے۔ صدر مملکت نے اسلام آباد میں موتمر عالم اسلامی کے زیر اہتمام "مسلم امہ آئندہ صدی میں" کے موضوع پر تین روزہ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی دنیا کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے چھ نکاتی ایکشن پلان پیش کیا۔ اور کہا کہ اولاً ہمیں اسلام کی حقیقی اقدار کو اپنے معاشرے پر نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دوم ہمیں سائنس ٹیکنالوجی اور علم کے حصول کو فروغ دینا چاہئے سوم معیشتوں کو فروغ دینے اور بدلتی دنیا کے چیلنجوں سے اپنی معیشتوں کو ہم آہنگ کرنے کی اشد ضرورت ہے چہارم۔ انفارمیشن اور ٹیکنالوجی میں ترقی کو اپنے مفاد میں استعمال کریں۔ پنجم او آئی سی کو ایک متحرک اور فعال ادارہ میں تبدیل کیا جائے۔ ششم مسلم امہ کے درمیان اختلافات اور نفاق کو ختم کرکے اتحاد کو فروغ دیا جائے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے گورنر سندھ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر سے سندھ میں امن کی صورتحال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کے واقعات پر قابو پانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے اور پولیس عام شہریوں کو بلاوجہ تنگ نہ کریں۔ خرابی کی ذمہ دار کوئی ایک حکومت نہیں پورا معاشرہ ہے۔ لوکل گورنمنٹ کے نظام کو بااختیار اور مضبوط بنایا جائے۔ احتساب بلاتفریق ہونا چاہئے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے حکومتی سطح پر تمام ضروری اقدامات کئے جاچکے ہیں۔ ایرانی ٹیکنیشنوں کی ہلاکت کے سلسلے میں حکومت نے ایرانی ایجنسیوں کو تفتیش کی دعوت دے دی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جہاں پر قریباً گیارہ بجے تدفین مکمل ہونے پر محترم پیر معین الدین صاحب نے دعا کروائی۔

جملہ انتظامات میں دفتر الفضل کے کارکنان ہمہ وقت ڈیوٹی پر رہے اور تمام انتظامات میں ہاتھ بٹایا۔

جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کے درجات بلند کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میجر راجہ عبدالحمید صاحب سابق مربی انگلستان، امریکہ و جاپان مورخہ 24-ستمبر 1997ء کو فضل عمر ہسپتال میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے ہیں۔ موصوف موصی تھے۔ ان کا جنازہ بروز جمعہ 97-9-26 بیت الاقصیٰ میں بعد جمعہ پڑھا جائے گا۔ احباب سے ان کی بخشش کے لئے درخواست دعا ہے۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

بہترین تشخیص ○ مناسب علاج ○ زود اثر ادویات
قابل اعتماد نام
ہومیو پیتھک مرکز
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار۔ ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون، 212399
ہومیو پیتھک ادویات
کتب۔ بکس۔ ڈراپرز۔ ڈبیاں۔ گولیاں۔ ملک شوگر
خصوصی رعایت کیساتھ

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
21۔ ہال روڈ۔ لاہور
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے وزٹ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 5 افٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ اینڈ فرامکو فرینشنرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834